Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
ٹیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶ | بتاریخ ۳۰ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ، ۲۷ امان ۱۳۶۱ ہش، ۲۷ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۶۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ امان/مارچ ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا خدا ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنے فرشتوں کی تائید سے آپ کو تمام مقاصد عالیہ میں کامیابی اور فائز المرامی عطا کرے آمین۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے دفتر کا سنگِ بنیاد رکھنے کی بابرکت تقریب

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عاجزانہ دعاؤں کیساتھ سنگِ بنیاد رکھا!

امراء اضلاع، ناظران اور وکلاء نے بھی بنیادی اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی

دفتر دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہوگا جس میں دو بڑے میٹنگ ہال بھی ہونگے

ربوہ: ۲۳ امان/مارچ ۔ آج یہاں دن کے قریباً بارہ بجے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قدرت ثانیہ کے دور ثالثہ کی بابرکت تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی کے دفتر کا سنگِ بنیاد پُرسوز دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ جوبلی کے دفتر کی مجوزہ دو منزلہ عمارت دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کے سامنے، احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے شمال مغربی کونے میں تعمیر ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بارہ بجکر پانچ منٹ پر گیسٹ ہاؤس صدر انجمن احمدیہ سے ملحقہ جنوبی گیٹ سے تشریف لائے دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کے سامنے حضور کی کار رکی۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اور مکرم رفیق احمد صاحب آرکیٹیکٹ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ ان کی معیت میں حضور اُس شامیانے میں تشریف لائے جہاں مجوزہ عمارت کا نقشہ میز پر رکھا ہوا تھا۔ حضور نے کھڑے کھڑے نقشہ ملاحظہ فرمایا اور تعمیر کے سلسلے میں آرکیٹیکٹ صاحب کو ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور اس جگہ تشریف لائے جو سنگِ بنیاد کی تنصیب کے لیے متعین کی گئی تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے بارہ بجکر اٹھارہ منٹ پر ایک اینٹ دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر زیر لب دُعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے بنیاد میں نشان کردہ جگہ پر پہلی اینٹ شرقی سمت رکھی اور پھر دوسری اینٹ بیچ میں ایک اینٹ کا فاصلہ چھوڑ کر غربی سمت رکھی اس کے بعد تیسری اینٹ حضور ایدہ اللہ نے ان دونوں اینٹوں کے درمیان رکھی۔ بعد ازاں حضور نے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی ہوئی حضرت اقدس کی بابرکت انگوٹھی جس پر اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کا الہام کندہ ہے، تینوں اینٹوں پر پھیر کر اینٹوں کو برکت دی۔

اس کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں علی الترتیب سیکرٹری صاحب صد سالہ جوبلی فنڈ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب اور عمارت کے آرکیٹیکٹ مکرم رفیق احمد ملک صاحب نے ایک ایک اینٹ نصب کی۔ ان کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے حضور کے ارشاد پر ترتیب وار ایک ایک اینٹ رکھی۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، وکیل الاعلیٰ تحریک جدید محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ نمائندہ وقفِ جدید محترم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب ——

اس کے بعد حضور نے امرائے اضلاع کو اینٹیں رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ محترم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر، محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر ضلع کراچی اور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے اینٹیں رکھیں۔ بعد ازاں نمائندہ لجنہ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر، سیکرٹری مجلس نصرت جہاں محترم اللہ بخش صاحب صادق نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ اس کے بعد حضور نے ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ کو اینٹیں رکھنے کا ارشاد فرمایا چنانچہ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر

(باقی صفحہ پر)

جماعتی لٹریچر خریدنے کے لیے احمدیہ بکڈپو تشریف لائیں

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ بکڈپو کا قیام اس غرض سے کیا ہے۔ تا احباب آسانی سے بیک وقت ہر قسم کا لٹریچر ایک ہی جگہ سے خرید کر سکیں۔ اس لئے مجلس مشاورت پر آنے والے احباب لٹریچر خریدنے کے لئے احمدیہ بکڈپو میں تشریف لائیں۔

مکرم و محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی نئی تصنیف

SANSKRIT TRACED TO ARABIC

بھی تیار ہو کر احمدیہ بکڈپو میں پہنچ چکی ہے، احباب ہمارے ہاں سے اس کتاب کو حاصل کریں۔

(ابوالمنیر نور الحق ناظم احمدیہ بکڈپو ربوہ)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج قدرے بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ولادت باسعادت

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا فرماتی ہیں۔

میرے پوتے عزیز سلمان احمد خان صاحب اور اس کی بیگم عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ مقیم لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد اب ۲۰ مارچ ۱۹۸۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت رضا احمد خان تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عزیز دین صاحب لندن کا نواسہ اور عزیز عباس احمد خان صاحب کا پوتا ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر اور بلند اقبال عطا کرے، نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لیے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

- محترم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی سائیکل سیاح آج کل بہت بیمار ہیں۔ یادداشت پر بھی اثر پڑا ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ مکرم قریشی صاحب کی صحتیابی کے لیے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

(باقی صفحہ پر)

مجلس مشاورت کا افتتاح

جماعت احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلس مشاورت آج یہاں بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۸۲ء شام چار بجے ایوانِ محمود میں شروع ہوگئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پُرسوز دعاؤں کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح کیا۔ پہلے روز کے اجلاس میں حضور کے خطاب کے بعد سب کمیٹیوں کا تقرر کیا گیا۔ اسکی تفصیل آئندہ پیش کی جائیگی۔ انشاء اللہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

۳۰ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۲۷ امان ۱۳۶۱ ہش

ذکرِ الٰہی کی کثرت

اور

اس کی ایک عظیم الشان برکت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام فرض عبادات کے بعد بکثرت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنے کا حکم دیا ہے اور ایک جگہ یہاں تک فرمایا ہے:۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ یاد رکھو اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔

جہاں تک انسان کے اعمال اور افعال کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کو ہر چیز سے بڑھ کر قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے انعاموں اور فضلوں میں سے (جن سے وہ مقبول اعمال صالح کے نتیجہ میں اپنے بندوں کو نوازتا ہے) ایک انعام کو سب سے بڑا انعام قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بڑے انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(التوبہ آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اور (ان انعاموں کے علاوہ) اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے (جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ملے گا) اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

ان دونوں آیتوں میں سے ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑے عمل کا ذکر کیا ہے اور وہ ہے ہر آن ذکرِ الٰہی میں محو رہنا اور دوسری آیت میں سب سے بڑے انعام کا ذکر کیا ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور پھر رضاء الٰہی میسر آنے کو سب سے بڑی کامیابی قرار دیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ رضائے الٰہی کے سب سے بڑے انعام کے حصول میں سب سے بڑے عمل یعنی ذکرِ الٰہی کو خاص دخل حاصل ہے۔ جو مومن بھی چاہتا ہے کہ اسے رضائے الٰہی میسر آئے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جملہ فرض عبادات اور نیک اعمال بجا لانے کے علاوہ دنیوی مصروفیات کے ساتھ ساتھ ان کے دوران ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو۔ دن اور رات کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ انسان خدا کی یاد میں مشغول نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو حکم دیا ہے:۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ

(الروم آیات ۱۸ تا ۲۰)

ترجمہ:۔ پس اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کے وقت میں داخل ہو یا صبح کے وقت میں داخل ہو اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور بعد دوپہر بھی اسی کی تعریف کرو۔ اور اسی طرح عین دوپہر کے وقت بھی۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔

ذکر الٰہی کے تعلق میں ان آیات میں دو باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اوّل یہ کہ مومنوں کو صبح شام دوپہر اور بعد دوپہر یعنی ہر وقت ذکر الٰہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ ذکر الٰہی نہ کر رہے ہوں۔ ان کا دنیوی امور سرانجام دینے کے دوران بھی ہر وقت اور ہر حال میں ذکر الٰہی میں مصروف رہنا ضروری ہے۔ دوسری بات جس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ دراصل اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روحانی طور پر وہی زندہ ہیں جو ہر دم ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں اور جو ذکر الٰہی سے غافل ہیں اور خدا کو یاد نہیں کرتے وہ مُردے ہیں نہ کہ زندے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ (بخاری و مسلم)

یعنی جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال زندہ کی سی ہے اور جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کی مثال مردہ کی سی ہے۔

ظاہر ہے کہ جب ذکر الٰہی سے غفلت کے نتیجہ میں انسان روحانی طور پر مردہ ہو جاتا ہے تو پھر روحانی انعامات کا حصول اس کے لئے ممکن نہیں رہتا اور وہ خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بن جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل جو لوگ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں ان پر انعامات الٰہیہ کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں اور رضائے الٰہی انہیں میسر آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر الٰہی کی عظیم الشان برکات پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے ایک خاص برکت کا ہم کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہیں اور اس کا تعلق خدائی جماعتوں کو پیش آنے والی اس صورتِ حال سے ہے جس میں ان کے مخالفین اپنی مخالفت کو انتہا تک پہنچا کر ان کے لئے اشاعتِ حق کے راستے مسدود اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ جب کفارِ مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے لئے ایسے ہی حالات پیدا کر دیئے تو اللہ تعالیٰ نے اس صورتِ حال سے عہدہ برآ ہونے اور ان حالات میں بھی تائید و نصرتِ الٰہی کے بل پر کامیابی سے ہمکنار ہونے کا طریق یہ بتایا کہ آپؐ ذکر الٰہی پر زور دیں اور اپنے صحابہؓ کو بھی زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کی تلقین کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اشاعت حق کے راستے خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ (قٓ آیات ۴۰ تا ۴۳)

ترجمہ:۔ پس جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کیا کر اور رات کے وقت بھی اس کی تسبیح کیا کر اور ہر عبادت کے آخر میں بھی ایسا ہی کیا کر اور (اے نبی!) سن رکھ کہ ایک دن پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا جس دن کہ سب لوگ ایک پورا ہو کر رہنے والے عذاب کی آواز سنیں گے یہ دن زندہ ہو کر نکلنے کا دن ہوگا۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کفارِ مکہ کی ایذا رسانیوں اور بدزبانیوں پر صبر کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کا علاج یہ بتایا کہ آپؐ اور آپؐ پر ایمان لانے والے دن رات ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ اور آخر میں فرمایا کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالفت کرنے اور ایذائیں پہنچانے والوں کے مکافات عمل کا وقت قریب آجائے گا۔ جس کے بعد پیغام حق کی اشاعت میں کوئی روک باقی نہ رہے گی۔ اس طرح غلبۂ حق کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے گی اور خود مخالفت کرنے والوں کے دیوانہ وار حق کی طرف کھچے چلے آنے کی وجہ سے یوں محسوس ہوگا کہ گویا مردے جی اٹھے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ فتح مکہ کے روز جو کچھ ہوا وہ احیاء موتےٰ کے نظارے سے کسی طرح کم نہ تھا۔

اس سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ غلبۂ حق کے سلسلہ میں ذکر الٰہی کی کثرت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور یہ ذکر الٰہی کی وہ عظیم الشان برکت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نامساعد حالات میں اپنی جماعتوں کو بطورِ خاص نوازتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علی گڑھ تحریک کے اہم رکن، سرسید کے جانشین

نواب محسن الملک کی حضرت اقدس سے عقیدت

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر، وقف جدید - ربوہ

(قسط اوّل)

ہندوستان میں انیسویں صدی کا نصف آخر مذاہب عالم کے درمیان مقابلہ کا دور تھا ایک طرف عیسائیت کے فروغ کے لئے عیسائی مشنری پنجاب کو مرکز بنا کر پورے ایشیا پر عیسائیت کو مسلط کرنے کی سکیموں پر غور کر رہے تھے۔ اور اس کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا رہے تھے دوسری طرف ہندو ازم کے جسد مردہ کو زندگی بخشنے کے لئے سوامی دیانند سرسوتی میدان میں نکلے انہوں نے وید کی تعلیمات کی زمانہ کے مطابق تشریحات کرنی شروع کر دیں۔ تیسری طرف سردار کھڑک سنگھ بھی سکھ ازم کو ہندوستان کا مذہب قرار دینے کے لئے سرگرم عمل تھے اور ان سب کے سامنے صرف مسلمان ہی ایسے تھے جن میں زندگی کے آثار معدوم ہوتے جا رہے تھے ان حالات میں مسلمانوں میں تین مکتبہ ہائے فکر پیدا ہو گئے۔ ایک مکتب فکر قدیم خیالات کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ جدید علوم کا سخت مخالف تھا جس میں مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا۔ مولانا احمد رضا اور ان کے ساتھ سخت متشدد علماء تھے۔ دوسرا مکتب فکر جدید فکری رجحانات کو یکسر نظر انداز کرتا ہوا۔ قدیم قسم کے دلائل کے ساتھ اسلام کے دفاع کے لئے کوشاں تھا۔ اس گروہ میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی مولانا کرامت علی جونپوری خان بہادر مولوی عبداللطیف صاحب مولوی ولایت علی عظیم آبادی وغیرہ وغیرہ شامل تھے۔ تیسرا مکتبہ فکر قدیم علوم کا سخت مخالف تھا مگر یہ جدید علوم کے حصول کا اس قدر حامی تھا۔ اور عقلیت پسندی کا ان پر اتنا غلبہ تھا کہ یہ مکتبہ فکر اسلام کے بنیادی عقائد کی دور از کار تشریحات کرنے لگ گیا اور بزعم خود اسلام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے لگا۔

اس مکتب فکر کو علی گڑھ تحریک کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اس گروہ میں سرسید احمد خان محسن الملک سید مہدی علی، وقار الملک سید مشتاق حسین - مولانا شبلی نعمانی، شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی، مولوی سمیع اللہ اور ڈپٹی نذیر احمد وغیرہ شامل تھے۔

علی گڑھ تحریک کے بانی اور مفکر سرسید احمد خانصاحب تھے ابتداء میں انکا مطمح نظر یہ تھا کہ مسلمانانِ ہند کی پسماندگی کو دور کر کے انکو اسقابل بنایا جائے کہ وہ ہندوستان کی دیگر اقوام خصوصاً ہندوؤں کا مقابلہ کر سکیں کیونکہ ۱۸۵۷ء کے بعد سے ہندوؤں نے انگریز سے گٹھ جوڑ کر کے مسلمانوں کو حکومت سے اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے بیک بینی و دو گوش نکال باہر کیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں ہندوستان کا مسلمان جو کبھی اس ملک کا حاکم تھا شودروں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گیا۔ ہندوستان کا مسلمان جہاں دنیاوی طور پر پسماندہ تھا وہاں مذہبی طور پر اسکی حالت اور بھی بدتر تھی۔ قبروں کا پجاری۔ دم درود کا قائل۔ بیمار ہونے کی حالت میں بجائے ڈاکٹر کے پاس جانے کے ملنگوں کے پاس جاتا اور فروعی مسائل میں الجھ کر اپنی دینی حیثیت کھو چکا تھا۔ سرسید کو اس کا بھی احساس ہوا۔ تو انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کی جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی میں اصلاح کی کوشش کی وہاں انہوں نے اس بات کو بھی محسوس کیا کہ اسلام کے متعلق مسلمانانِ ہند کے جو دقیانوسی قسم کے خیالات پیدا ہو چکے ہیں ان کو بھی دور کیا جائے۔ اور اسلام کی ایسی تشریح کی جائے جو عہد حاضر کے مذاہب کا بھی مقابلہ کر سکے۔ پر مسلمانوں کی عام پسماندگی کے پیش نظر ان کی بات اگرچہ اصولی طور پر صحیح تھی مگر رجعت کا صحیح شعور نہ ہونے کی وجہ سے اپنے نظریہ پر عمل درآمد میں وہ غلو کی حد تک آگے بڑھ گئے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام کے بنیادی اہمیت کے مسائل مثلاً ملائکہ کا نزول۔ دعا کی قبولیت معجزات کا ظہور وحی اور الہام کی تشریحات کیں جو ان عقائد کے عملاً انکار کی حد تک پہنچ گئیں۔ جب وہ اسلامی عقائد کی صداقت کو جدید علوم کے مقابلہ میں پیش کرنے لگے تو انہوں نے ان مسائل کی تاویل ایسے رنگ میں پیش کی اور مغربی فلسفہ کی عینک سے اسلام کی ایسی تصویر کشی کی کہ جو اسلام کے بنیادی عقائد سے قطعاً متصادم ہو گئی۔ سرسید نے عقلی طور پر ان مسائل پر غور کیا اور مغربی فلسفہ کو بنیاد بنا کر اسلامی مسائل کی تاویل کرنی شروع کر دی حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسلام اور قرآن کو بنیاد بنا کر جدید فلسفہ کو پرکھا جاتا کہ جدید فکری رجحانات کہاں تک درست ہیں نہ کہ اسلام کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا جانے لگا۔ چنانچہ ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں۔

"سرسید انگریزی تعلیم پھیلانے میں حق بجانب تھے مگر انگریزی تمدن کے متعلق ان کے خیالات تعلیمی منصوبوں سے کچھ اس طرح گھل مل گئے تھے کہ اختلاف بالکل قدرتی تھا۔ اسطرح سرسید نے عربی تعلیم اور قدیم مدارس کے خلاف تہذیب الاخلاق میں بہت سخت مضامین لکھے"

(سرسید احمد خان اور انکے نامور رفقاء ص۲۶)

علی گڑھ تحریک کا کارآمد اور درست پہلو اسکا اصلاحی حصہ ہے یہ تحریک ہندوستان کے مسلمانوں کی اصلاحی تحریک تھی۔ تاکہ مسلمان جدید تعلیم حاصل کر کے حکومت کے عہدے حاصل کریں اور عام مسلمانوں کی مالی حالت درست ہو۔ اور مسلمانوں کی پسماندگی کو دور کرنے میں مدد دی جا سکے۔ مگر سرسید احمد خانصاحب اسلام کے بارے میں اپنے نظریہ عقل" یا "نیچر" پر مبنی خیالات پیش کرنے لگے۔ چنانچہ شیخ محمد اکرام ایم اے علی گڑھ تحریک کا مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"سرسید نے جدید "الکلام" کا آغاز کیا اور ان کے باقی رفقائے کار بالخصوص حالی محسن الملک اور نذیر احمد ان کے اکثر عقاید سے اختلاف رکھتے تھے دوسرے اس میں کوئی شک نہیں کہ علی گڑھ تحریک نے قوم کو جس رنگ میں رنگا وہ مذہبی نہ تھا بلکہ فی الحقیقت یہ تعلیمی ادبی اور کلچرل تحریک تھی۔ مذہبی تحریک نہ تھی۔ اس کا مقصد اولیٰ قوم کی دنیاوی پستی کو دور کرنا تھا مذہبی احیاء اس کا مطمح نظر نہ تھا"

(موج کوثر ص۱۴۲)

سرسید کے پہلے جانشین

ذیل میں سرسید احمد خانصاحب کے جانشین اوّل محسن الملک سید مہدی علی اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے تعلق کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

نواب محسن الملک ۱۸۳۷ء میں اٹاوہ میں پیدا ہوئے ان کے والد میر ضامن علی شیعہ تھے محسن الملک نے جب ہوش سنبھالا تو مطالعہ کتب کے نتیجہ میں اپنا آبائی مسلک ترک کر کے سنی ہونے کا اعلان کر دیا۔ سید مہدی علی نے ایک معمولی کلرک کی حیثیت سے اپنی ملازمت کا آغاز کیا ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں بعض خدمات سرانجام دینے کے صلہ میں بھرشتہ دار اور تحصیل دار کے عہدوں پر کام کرتے رہے آپ نے اپنی ملازمت کے دوران اپنی پوری صلاحیتوں سے کام لیا جس کے نتیجہ میں انگریز افسران بھی آپ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آخر اس وقت ہندوستانیوں کے سب سے بڑے عہدے پر یعنی بطور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے اور اسی عہدہ سے آپ ریٹائرڈ ہوئے۔ جب آپ اٹاوہ میں تحصیلدار تھے سرسید بھی ان دنوں بسلسلہ ملازمت وہیں تھے وہاں سرسید سے ملاقات ہو گئی اور پھر یہ ملاقاتیں گہری دوستی کا رنگ اختیار کر گئیں ۱۸۷۴ء میں نظام حیدرآباد دکن کے پولیٹیکل سیکرٹری کی حیثیت سے ملازمت اختیار کر لی۔ چنانچہ وہاں نہایت خوش اسلوبی سے خدمات سرانجام دینے کے نتیجہ میں نواب محسن الملک محسن الدولہ کے خطاب سے نوازے گئے۔ ۱۸۹۲ء میں حیدرآباد سے ریٹائر ہو کر پنشن پائی اور علی گڑھ کالج کے معاملات میں سرسید کا ہاتھ بٹانے لگے۔

مالی معاونت: علی گڑھ تحریک کے مالی معاملات میں آپ نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بلکہ علی گڑھ تحریک کی سب سے بڑی مالی معاون اور سرپرست آپ کی ہی ذات تھی۔ آپ کی مالی معاونت کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر مختار الدین احمد نے لکھا:۔

"محسن الملک نے جو روپے علی گڑھ کو دیئے انکی تعداد معلوم نہیں۔ خود سرسید کی زندگی میں انہوں نے مختلف اوقات میں اور مختلف مدوں میں بڑی بڑی رقمیں دیں خطبات احمدیہ کی اشاعت کے لئے اپنی پوری تنخواہ بھیج دی تھی۔ خزینۃ البضاعت کو چار سو روپے دیئے کالج کے آٹھ کمرے تیار ہوئے ان کی تعمیر کی مد میں مخمینہ لاگت سے زیادہ روپیہ دیا۔ پھر تعمیری فنڈ میں ایک ہزار نقد کے ساتھ چھ ہزار روپیہ کی دستاویز سرسید کو لکھ کر دی ۱۸۸۱ء میں سرسید کے چندہ یادگار میں جو حاجی محمد اسماعیل نے کھولا تھا پانچ سو روپے دیئے نظام میوزم کی تعمیر میں بارہ سو روپے دیئے ایک موقع پر پھر چھ ہزار روپے دیئے ۱۸۹۱ء میں جب سرسید حیدرآباد گئے تو ایک ہزار از نام دعوت پیش کیا پھر کالج میں غبن کے نقصان کی تلافی میں ایک ہزار مزید دیئے"

(نقوش مئی جون ۱۹۵۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحوالہ مکتوبات سرسید ص۱۲۸)

محسن الملک کے سوانح نگار محمد امین زبیری نے آپ کی علی گڑھ تحریک میں مالی خدمات کے متعلق لکھا ہے

"غرض کوئی فنڈ اور کوئی عمارت ایسی نہیں ہے جس کی نواب صاحب نے معقول امداد نہ کی ہو۔"

(حیات محسن ص۲۱۲)

سرسید احمد سے قربت

محسن الملک نے اپنی ان خدمات سے جو انہوں نے علی گڑھ تحریک میں سرانجام دیں۔ سرسید کی نظر میں ایک خاص مقام پیدا کر لیا تھا جس وجہ سے سرسید کو بھی آپ سے بہت انس اور محبت تھی۔ چنانچہ سرسید اپنے خطوط میں آپ کو او محب اور محبوب وغیرہ کے القاب سے یاد کرتے تھے اور آپ جب تک علی گڑھ سے باہر رہے سرسید آپ کو باقاعدہ خطوط لکھتے اور خاص طور پر جب خطبات احمدیہ کی تصنیف کے سلسلہ میں سرسید انگلینڈ تشریف لے گئے تو محسن الملک کو برابر خطوط لکھتے رہے اور ان خطوط میں بعض امور میں مشورہ طلب کرتے اور اپنے بعض نظریات پیش کرتے جس کے جواب میں محسن الملک ان کو مفید مشورے دیتے اور ان کو اعتدال کی راہ پر چلنے کی تلقین کرتے مگر اس کے ساتھ ان خطوط میں جو آپ کے ساتھ سرسید کو محبت الفت اور جو خاص تعلق تھا وہ نمایاں نظر آتا ہے چنانچہ اپنے ایک خط میں سرسید لکھتے ہیں۔

"جس قدر دل کو مسرت آپ کے خط سے ہوئی ہے بیان نہیں کر سکتا۔ اگر یوسف زلیخا کو یا لیلیٰ مجنوں کو ملتی تو شاید اس قدر خوشی ہوتی۔"

(مکتوبات سرسید ص۴۷)

محسن الملک خود بھی مسلمانوں کی پسماندگی کو دیکھ کر تکلیف محسوس کرتے تھے۔ اور ہر وقت اس پسماندگی کے دور کرنے کی فکر میں سرگرداں تھے کہ سرسید سے تعلقات قائم ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے ہر معاملہ میں سرسید کا ساتھ دیا اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے تہذیب الاخلاق میں آپ کے بہت سے مضامین شائع ہوئے۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں کی اصلاح کیلئے سوچتے چونکہ سرسید کا مطمع نظر بھی یہی تھا اس لئے وہ دل وجان سے سرسید کے مشن کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ جب سرسید نے اپنی تحریرات کا رخ مذہب کی طرف پھیرا اور مادی اصلاح کے ساتھ مسلمانوں کی مذہبی اصلاح کے لئے جدید نظریات پیش کئے اور اسلام کو "عقل" "سائنس" اور "نیچر" کے تابع رکھ کر اسلام کی صداقت کو پرکھنا شروع کیا تو حضرت اقدس بانی سلسلہ نے آئینہ کمالات اسلام میں سرسید کے نیچری خیالات کو مدلل طور پر رد فرمایا اور اسلام کی حقانیت کے سنہری اصول عقلی اور نقلی طور پر قرآن مجید سے بیان فرمائے وحی الہام اور ملائکہ کے نزول کی تشریح فرمائی تفسیر القرآن کے اصول بتائے اور پھر قبولیت دعا کے واضح ثبوت کے طور پر لیکھرام کی پیشگوئی بیان فرمائی۔

سرسید کے ان جدید نظریات سے جہاں ان کے دوسرے رفقاء کار نے اختلاف کیا وہاں محسن الملک نے بھی اپنے اختلافات کا کھل کر اظہار کیا جب سرسید نے انجیل کی تفسیر تبیین الکلام کے نام سے شائع کی تو اس کی فکری روح تقریباً وہی تھی جو ان کی دوسری تصانیف کی ہے۔ سرسید نے موجودہ بائبل کو لائق اعتماد اور مستند قرار دیا اور قرآن مجید کی تعلیمات اور بائبل کی تعلیمات کو مشترک قرار دیا۔ جس سے اس دعویٰ کی نفی ہوتی ہے کہ گزشتہ تمام کتب محرف و مبدل ہو گئی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا تبیین الکلام کی اشاعت کے متعلق مشہور محقق ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا ہے۔

"اس سے یہ کمزوری پیدا ہو گئی کہ علوم جدیدہ کے مقابلے میں جو اعتراض بائبل پر وارد ہوتے ہیں وہ قرآن پر خود بخود وارد ہو جاتے ہیں یہ عقل اور نیچر پر ضرورت سے زیادہ اعتماد کا نتیجہ ہے۔"

(سرسید احمد خاں اور انکے نامور رفقاء ص۲۰)

تفسیر القرآن کی اشاعت:۔ تفسیر القرآن سرسید کی آخری تصنیف ہے اس میں ان کے اس قسم کے خیالات اور رجحانات اپنی انتہا کو پہنچ چکے تھے اس تفسیر میں روایات سے بغاوت اپنی آخری حد تک پہنچ گئی سرسید کی دیگر تصانیف کی طرح اس تفسیر میں دینی بحث و نظر کو روحانی سمت سے ہٹا کر عقلی سمت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور اس رجحان کو تقویت دی ہے کہ زندگی کی مادی قدریں ہی قابل اعتنا ہیں باقی جو کچھ ہے ضمنی ہے اس تفسیر سے بھی سوائے مولوی چراغ علی کے انکے دیگر رفقاء کار مولانا شبلی نعمانی محسن الملک ڈپٹی نذیر احمد اور مولوی سمیع اللہ وغیرہ نے اختلاف کیا مگر ان سب سے بڑھ کر محسن الملک نے کھل کر اپنے اختلاف کا اظہار کیا اور ان جدید اسلامی نظریات پر سرسید اور محسن الملک کے درمیان ایک لمبی خط و کتابت ہوئی۔ جو بعد میں مکاتیب الخلان کے نام سے شائع ہوئی۔ چنانچہ آپ سرسید سے اختلاف کے متعلق لکھتے ہیں۔

"مجھ سے زیادہ سرسید کا جاننے والا ان کی عزت کرنے والا ان کی خوبیوں کو سمجھنے والا کوئی دوسرا نہیں۔ لیکن پھر بھی ۱۸۶۴ء سے ان کے آخر دم تک میرے اور مرحوم کے درمیان بحث و تکرار قائم رہی چنانچہ ان کی زندگی کے آخری دور میں بھی ایک مضامین کا سلسلہ عرصہ دراز تک بطور خط و کتابت کے جاری رہا۔"

(حیات محسن از محمد امین زبیری مطبوعہ ۱۹۲۴ء ص۲۰۹)

پھر آپ سرسید کی تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"افسوس ہے کہ آپ نے ان مسائل کو جو آج کل یورپ کے وہ تعلیم یافتہ لوگ جو مذہب کے پورے پابند اور معتقد نہیں صحیح اور یقینی اور غیر قابل اعتراض سمجھتے ہیں۔ مان لیا ہے اور قرآن کی آیتوں کو جن میں ان مسائل کا ذکر ہے ایسا ماؤل کر دیا ہے اور وہ تاویل ایسے درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ اس پر تاویل کا لفظ صادق نہیں ہو سکتا۔"

(مکتوبات سرسید ص۱۳۲-۱۳۳)

محسن الملک جہاں جدید تعلیم کے حصول کے مبلغ تھے وہاں اسلامی بنیاد اور اسلامی تاریخ پر قائم رہنے پر سختی سے کاربند تھے۔ مگر سرسید احمد خان دین کے معاملہ میں روایات کو چھوڑ کر بالکل مغربی فلسفہ پر دل وجان سے فریفتہ ہو گئے تھے

(باقی)

ذہنوں کو جلا دینے والے افکار عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

((ادارہ))

قاہرہ کے ایک بازار میں ایک پادری کا عملی جواب

"اس وقت بالشویک نظام کی مقبولیت ایسی ہی ہے جیسے انجیل کی یہ تعلیم ہے کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دو۔ جب تک یہ تعلیم محض باتوں تک رہے اس وقت تک کانوں کو بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب عمل کا وقت آئے تو اس وقت کوئی شخص اس پر عمل نہیں کر سکتا۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ قاہرہ کے ایک بازار میں ایک دفعہ ایک مسیحی پادری نے روزانہ لیکچر دینے شروع کر دیئے کہ مسیح کی تعلیم محبت سے لبریز ہے وہ کہتا ہے کہ اگر تم ایک گال پر تھپڑ کھاؤ تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ مگر باقی مذاہب میں یہ ظلم ہے اور وہ ظلم ہے۔ غرض اس طرح وہ تقریر کرتا کہ لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ ایک مسلمان روزانہ اس کے لیکچر کو سنتا اور دل ہی دل میں اس بات پر کڑھتا کہ کوئی مولوی اس پادری کا جواب نہیں دیتا۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد جب اس نے دیکھا کہ لوگوں پر برا اثر ہو رہا ہے۔ تو ایک دن جب وہ پادری وعظ کر رہا تھا۔ وہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ پادری صاحب میں نے آپ سے ایک بات کہنی ہے اس نے بات سننے کے لئے اس کی طرف اپنا سر جھکا دیا کہ کہو کیا کہتے ہو؟ اس نے بجائے کوئی بات کہنے کے ہاتھ اٹھایا اور زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا پہلے تو پادری رکا پھر اس نے سمجھا کہ ایسا نہ ہو۔ یہ ایک اور تھپڑ لگا دے۔ اس پر اس نے بھی اسے مارنے کے لئے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ وہ کہنے لگا صاحب آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ آپ کی تعلیم تو یہ ہے کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دینا چاہیئے۔ میں تو اس انتظار میں تھا کہ آپ اپنا دوسرا گال بھی میری طرف پھیر دیں گے۔ مگر آپ تو مقابلہ پر اتر آئے۔ وہ کہنے لگا آج میں انجیل پر نہیں بلکہ تمہارے نبی کی تعلیم پر ہی عمل کروں گا۔ تو بعض تعلیمیں کہنے کو بڑی اچھی ہوتی ہیں مگر عملی رنگ میں وہ نہایت ہی ناقص ہوتی ہیں اسی طرح بولشوزم (یعنی کمیونزم۔ سوشلزم۔ ناقل) کے موجودہ نظام پر نہیں جانا چاہیئے۔ وہ اس وقت زار کے ظلموں کو یاد رکھے ہوئے ہے جس دن یہ خیال ان کے دل سے بھولا پھر یہ طبعی احساس کہ ہماری خدمات کا ہم کو صلہ ملنا چاہیئے ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے گا۔ نئی پود بغاوت کرے گی اور اس تعلیم کی ایسی شناعت ظاہر ہو گی کہ ساری دنیا حیران رہ جائے گی۔ لیکن اسلامی طریق میں بغاوت کا کوئی امکان نہیں۔ سستی ہو تو ہو۔ کیونکہ وہ ایک طبعی بات ہے۔ (نظام نو۔ ص۸۵۔ ص۸۶)

(مرسلہ:۔ مکرمہ وسیمہ مجید صاحبہ۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہ فروری، مارچ کا اکٹھا پرچہ

ماہ فروری ۱۹۸۲ء کے آخری ہفتہ میں خریداروں کو بھجوایا گیا تھا۔ اگر کسی خریدار کو نہ ملا ہو تو خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔ (منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(انصار اللہ کے خصوصی مطالعہ کیلئے)

تعارف و مطالعہ حدیث شریف "چالیس جواہر پارے" کی روشنی میں

تعارف:- کتاب چالیس جواہر پارے ۴۰ حدیثوں کے مطالب و تشریح پر مشتمل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف ہے، آپ عرضِ حال میں فرماتے ہیں "کہ مجھے بچپن سے حدیث کے علم کے ساتھ ایک قسم کا فطری لگاؤ رہا ہے اور جب کبھی بھی کوئی حدیث سنتا ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں گویا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شریک ہو کر حضورؐ کے مقدس کلام سے مشرف ہو رہا ہوں"

مزید فرمایا:-

"خدا جانتا ہے کہ اسی محبتِ رسولؐ کے جذبہ کے ماتحت میں نے یہ رسالہ لکھا ہے تاکہ اگر خدا کو منظور ہو تو اس کے پڑھنے والوں کے دلوں میں اس محبت کی چنگاری پیدا ہو جو ہر نیک عمل کی روح اور ہر اعلیٰ اخلاق کی جان ہے۔"

حدیث کی تعریف:- "حدیث ایک عربی لفظ ہے جس کے بنیادی معنیٰ ایسی نئی بات کے ہیں جو یا تو بالکل ہی نئی ہو یا نئے انداز میں پیش کی گئی ہو چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی نئے اور بیش بہا حقائق پر مشتمل ہے اس لئے اس کا نام اصطلاحاً حدیث رکھا گیا"

"پس حدیث اس مقدس کلام کا نام ہے جو ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہٗ نفسی) کی زبان مبارک سے نکلا یا جس میں آپ کی پاکیزہ زندگی کا کوئی چشم دید واقعہ بیان کیا گیا۔ اور پھر آپؐ کے صحابہؓ اور بعد کے مسلمان راویوں کے ذریعہ وہ کچھ عرصہ کے بعد تحریر میں لاکر محفوظ کر لیا گیا"

راویوں کے طبقات:- "سب سے اوپر کا مسلمان راوی جس نے کوئی بات براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنی ہو یا آپ کو کوئی کام کرتے ہوئے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو صحابی کہلاتا ہے۔ اس سے نیچے کا راوی جو صحابی سے سن کر آگے روایت کرتا ہے "تابعی" کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے "تبع تابعی" کہلاتا ہے اور اس کے بعد عام راویوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حافظہ اور سمجھ اور دیانت کے لحاظ سے بھی راویوں کے مختلف طبقات سمجھے جاتے ہیں۔

حدیث کی مشہور کتابیں:- حدیث کی روایتیں عموماً دوسری صدی ہجری کے وسط سے لیکر تیسری صدی ہجری کے آخر تک جمع ہو کر کتابی صورتوں میں مرتب کر لی گئی تھیں۔ ان میں سے چھ کتابیں خاص طور پر زیادہ صحیح اور زیادہ مستند سمجھی جاتی ہیں۔ اس لئے ان چھ کتابوں کا نام صحاح ستہ (یعنی حدیث کی چھ صحیح کتابیں) مشہور ہو گیا۔ یہ کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری:- مرتبہ امام محمد بن اسماعیل البخاری (ولادت ۱۹۴ھ وفات ۲۵۶ھ) امام بخاری کی یہ کتاب حدیث کی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ صحیح اور سب سے زیادہ مستند سمجھی جاتی ہے۔

۲۔ صحیح مسلم:- مرتبہ امام مسلم بن الحجاج النیشاپوری (ولادت ۲۰۴ھ وفات ۲۶۱ھ) نہایت عمدہ اور قابل اعتماد مجموعہ سمجھی جاتی ہے۔ اکثر محدثین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو ملا کر "صحیحین" (یعنی حدیث کی دو صحیح ترین کتابیں) کا نام دیتے ہیں"

۳۔ جامع ترمذی:- مرتبہ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ) آپ امام بخاری کے شاگرد تھے ان کا مجموعہ احادیث نہایت اعلیٰ مقام پر مانا جاتا ہے۔

۴۔ سنن ابوداؤد:- مرتبہ امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی (ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۷۵ھ) فقہی مسائل کی تدوین میں ان کو بہت ارفع مقام حاصل ہے۔

۵۔ سنن النسائی:- مرتبہ امام احمد بن شعیب النسائی (ولادت ۲۱۵ھ وفات ۳۰۶ھ) حدیث کے بڑے ائمہ میں سے ہیں۔

۶۔ سنن ابن ماجہ:- مرتبہ امام محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی (ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۳ھ)

"ان جملہ محدثین نے صحیح حدیثوں کی تلاش اور چھان بین میں اپنی عمریں خرچ کر کے لاکھوں حدیثوں کے ذخیرہ میں سے اپنے مجموعوں کا انتخاب کیا ہے۔ لاریب تمام عالمِ اسلام کو ان بزرگوں کا دلی شکر گزار ہونا چاہیئے۔ (وجزاھم اللہ احسن الجزاء)

حدیث کی ان چھ مشہور کتابوں کے علاوہ مندرجہ ذیل دو کتابیں بھی بہت مشہور ہیں۔

۱۔ موطا:- مرتبہ امام مالک ابن انس المدنی (ولادت ۹۵ھ وفات ۱۷۹ھ) امام مالک حدیث کے امام ہونے کے علاوہ فقہ کے بھی امام سمجھے جاتے ہیں۔ یعنی وہ فقہ کے ان چار مشہور اماموں میں سے ہیں جنہیں مسلمانوں کا بیشتر حصہ فقہی امور میں قابلِ تقلید خیال کرتا ہے۔ امام مالک کے فقہ پر عمل کرنیوالے مسلمان مالکی کہلاتے ہیں۔

۲۔ مسند احمد:- مرتبہ امام احمد بن حنبل البغدادی (ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۲ھ) آپ بھی حدیث اور فقہ ہر دو کے امام سمجھے جاتے ہیں ان کے فقہ پر عمل کرنیوالے مسلمان حنبلی کہلاتے ہیں فقہ کے باقی دو امام۔ امام ابوحنیفہ (ولادت ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ)، اور امام شافعی (ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ) امام ابوحنیفہ جن کے مقلدین کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ عرفِ عام میں امام اعظم کہلاتے ہیں۔

حدیث کی اقسام:-

- ۱۔ حدیث قولی۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ بیان کئے گئے ہوں۔
- ۲۔ حدیث فعلی۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول کا ذکر نہ ہو بلکہ صرف فعل کا ذکر ہو۔ مثلاً یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں موقع پر یہ کام کیا یا فلاں دینی فریضہ اس رنگ میں ادا فرمایا۔
- ۳۔ حدیث تقریری۔ یعنی وہ حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول یا فعل تو بیان نہ کیا گیا ہو لیکن یہ ذکر ہو کہ آپؐ کے سامنے فلاں شخص نے فلاں کام کیا یا فلاں بات کہی اور اسے آپ نے اس کام کے کرنے یا اس بات کے کہنے سے نہیں روکا۔ دراصل عربی زبان میں "تقریر" کے معنی بولنے کے نہیں ہوتے بلکہ کسی بات کو برقرار رکھنے کے ہوتے ہیں۔
- ۴۔ حدیث قدسی۔ یعنی وہ حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ یا فعل منسوب کیا ہو۔ مثلاً یہ فرمایا ہو کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس اس طرح ارشاد فرمایا ہے اور یہ بات قرآنی وحی کے علاوہ ہو۔
- ۵۔ حدیث مرفوع۔ یعنی وہ حدیث جس کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو اور آپؐ کی طرف کوئی بات براہ راست منسوب کی گئی ہو۔
- ۶۔ حدیث موقوف۔ یعنی وہ حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کی بجائے کسی صحابی تک آکر رک جاتی ہو۔ مگر اس حدیث کی نوعیت اور صحابی کا انداز بیان ایسا ہو کہ یہ قیاس کیا جائے کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی گئی ہوگی۔ اس کے علاوہ حدیث کی یہ اقسام ہیں۔

۷۔ حدیث متصل ۸۔ حدیث منقطع
۹۔ حدیث صحیح ۱۰۔ حدیث ضعیف
۱۱۔ حدیث موضوع (دیکھیں صفحہ ۱۳-۱۴ چالیس جواہر پارے)

حدیث اور سنت میں فرق

حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان افعال کا نام ہے جو راویوں کی زبانی روایت کی بنا پر سینہ بسینہ نیچے پہنچے اور پھر ایک سو یا ڈیڑھ سو یا دو اڑھائی سو سال کے بعد لوگوں کے سینوں سے جمع کر کے کتابی صورت میں مرتب کر لئے گئے۔

لیکن اس کے مقابل پر سنت کسی لفظی روایت کا نام نہیں ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تعامل کا نام ہے جو آپ نے کسی دینی امر میں اختیار فرمایا اور اپنی نگرانی میں اپنے صحابہؓ کو اس پر قائم فرما دیا۔ اور پھر اسی طرح عملی نمونہ کی صورت میں یہ تعامل بعد میں آنے والے لوگوں تک پہنچا۔

پس سنت حدیث سے ایک بالکل علیحدہ اور جداگانہ چیز ہے اور حدیث کی نسبت بہت زیادہ وزن اور پختگی کا پہلو رکھتی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسلامی شریعت کی اصل بنیاد قرآن شریف اور سنت پر ہے۔ کیونکہ قرآن خدا کا کلام ہے اور سنت اس کی تشریح ہے جو خدا کے رسولؐ نے اپنے عملی نمونہ سے قائم فرمائی۔ اور پھر صحابہ کرام کے عملی نمونہ کے ذریعہ بعد والی نسل کو پہنچی اور پھر بعد والی نسل سے اس سے بعد والی نسل کو پہنچی اور اسطرح ایک شمع سے دوسری شمع روشن ہوتی چلی گئی۔

ایک حدیث میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَقِیْهًا وَّكُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا

(بیہقی)

یعنی جو شخص میری امت کی اصلاح اور بہبودی کی غرض سے میری چالیس حدیثیں محفوظ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایک عالم دین اور فقیہ کی صورت میں کھڑا کرے گا اور میں اس کے لئے خدا کے حضور شفاعت کرنے والا اور اس کے ایمان کا گواہ ہوں گا۔"

مرسلہ

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

وسّع مکانک

وسع مکانک کے الٰہی ارشاد کی تعمیل میں ہر سال ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانانِ کرام کے قیام کے لیے رہائش کے انتظامات کو وسیع کیا جاتا ہے اور ہر سال ہی یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ رہائش کے انتظامات ناکافی ہیں اور ان میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں دفتر جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء سے مہمان خانے تعمیر کروا رہا ہے۔ جماعتی ضرورت تقاضا کرتی ہے کہ وسعت مکانی پیدا کرنے میں تسلسل پیدا کیا جائے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس نہایت ہی اہم اور بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے عطایا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں امانت تعمیر مہمان جات ۶۸۵۵/۲۷۰۲۷۸ میں جمع کروائیں اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو فرما دیں۔ (ناظر ضیافت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مصلح موعود کے موقع پر

مختلف جماعتہائے احمدیہ کیطرف سے جلسوں کا انعقاد

نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ کی زیر ہدایت ۲۰ فروری ۱۹۸۲ء کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر پاکستان کے طول وعرض میں جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے جلسے منعقد کئے گئے جن میں پیشگوئی مصلح موعود کی وضاحت کی گئی۔ حضرت مصلح موعود کے اوصاف بیان کئے گئے۔ آپ کے شاندار کارناموں پر روشنی ڈالی گئی بہت سی جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے بعض کے نام الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب کچھ اور نام ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں:۔

بشیر آباد ضلع حیدر آباد (سندھ) بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ، پبی ضلع پشاور، جنوبی ضلع مظفر گڑھ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔ چک نمبر ۹-۹۱ محمود آباد ضلع ملتان۔ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر۔ چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا۔ چک ۹ بستی نور پور ضلع بہاولنگر۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ حیدر آباد (سندھ) داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ ڈھل گھیڑ ضلع گجرات۔ ڈیرہ باجوہ ضلع بہاولنگر۔ ڈیرہ غازیخان۔ رسول کالج ضلع گجرات۔ سانگھڑ (سندھ) شرقپور خورد و کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ مکھو کھر غربی ضلع گجرات۔ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ۔ گدو بیراج گوٹھ مسلم دین ضلع تھرپارکر (سندھ) گوجرہ ضلع فیصل آباد۔ لودھراں ضلع ملتان۔ محمد آباد ضلع تھرپارکر (سندھ) نئی سرروڈ ضلع تھرپارکر (سندھ) نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

لجنات اماء اللہ:۔ احمد نگر۔ اسلام آباد۔ پیر محل۔ جھنگ صدر۔ جیکب آباد (سندھ) چک ۸۸ ضلع سرگودھا چنیوٹ ضلع جھنگ۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ حیدر آباد (سندھ) راولپنڈی۔ ربوہ۔ رحیم یار خان۔ سانگھڑ۔ ساہیوال۔ سرگودھا۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ فیصل آباد۔ قمر آباد۔ (سندھ) کنری (سندھ) کوٹ احمدیاں (سندھ) کوئٹہ۔ گجرات۔ گگو منڈی۔ لاہور۔ لودھراں۔ مبارک آباد (سندھ) مونگ ضلع گجرات۔

اعلان امتحان لجنہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے امتحان کے دو معیار مقرر ہیں۔ معیار اول میں وہ ممبرات شامل ہوں جو بی اے پاس اور ایم اے پاس یا ایم اے کی طالبات ہوں۔ ان کے علاوہ باقی تمام ممبرات معیار دوم میں شامل ہیں۔ یہ امتحان **مئی ۱۹۸۲ء** کے پہلے جمعہ یکم مئی کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔ زیادہ سے زیادہ ممبرات اس امتحان میں شامل ہوں۔ صدریں مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے جلد از جلد آگاہ کریں۔

نصاب امتحان معیار اول:۔ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۷ مع ترجمہ و تفسیری نوٹس۔
نجات از حضرت مصلح موعود
انڈیکس تفسیر صغیر صفحہ نمبر ۱۱ اخلاق کے نیچے دیئے گئے درج ذیل اخلاق کا مطالعہ آیات قرآنیہ اور احادیث کی روشنی میں کیا جائے۔
بخل۔ بدگمانی۔ عیب لگانا۔ لوگوں کے بُرے نام رکھنا۔ تحقیر و تمسخر۔ حسد۔ فضول خرچی۔ لغویات۔ بغیر علم کے کسی بات کا کرنا۔ غیبت۔ جھوٹ خیانت۔ چوری۔ مایوسی۔ مداہنت۔

نصاب امتحان معیار دوم:۔ ۱۔ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۰ مع ترجمہ و تفسیری نوٹس از تفسیر صغیر
۲۔ لیکچر سیالکوٹ، سیر اشتہار از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
۳۔ ا۔ صلوۃ التسبیح پڑھنے کا طریق۔ اس کی فضیلت و اہمیت
ب۔ نماز جنازہ پڑھنے کا طریق اور اس کی اہمیت مع دعا
ج۔ نماز کسوف و خسوف کا مفہوم اور اس کے پڑھنے کا طریق۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علیؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اشاعتِ دینِ حق کے لئے سیدنا حضرت اقدس کی آرزو

اور

وقف جدید

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دینِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالکِ ہند (برصغیر پاک و ہند۔ ناقل) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں۔ اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں۔ تا حجتِ اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔" (نشان آسمانی صفحہ ۱۰۴)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ۱۹۵۸ء میں وقف جدید انجمن احمدیہ کا قیام فرما کر دراصل سیدنا حضرت اقدس کی دیرینہ آرزو کو ہی پورا فرمایا ہے۔

تمام احباب جماعت حضرت اقدس کے ارشادات کے پیشِ نظر زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور اپنے نوجوانوں سے زندگیاں وقف کرائیں تا غلبۂ اسلام کے موعود ایام نزدیک تر آجائیں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید اور اہل قلم حضرات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے مختلف شعبہ جات میں ایک شعبہ بنام "قیادت تحریک جدید" بھی ہے۔ اس کے لائحہ عمل میں تحریک جدید کے مطالبات کی طرف توجہ دلانا بھی مقصود ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اہل قلم حضرات سے تعاون حاصل کرنا ازبس ضروری ہے تا کہ مختلف زاویوں سے تحریک جدید کے مطالبات جماعت کے سامنے جماعتی اخبار و رسائل کے ذریعہ پیش ہوتے رہیں۔ مثال کے طور پر ایک مضمون ماہنامہ 'تحریک جدید' نومبر ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا ہے جو بعض اہل قلم حضرات اور انصار اللہ کے ناظمین اضلاع کو بھجوایا گیا ہے تا کہ اس سلسلہ میں مزید مضامین کی تحریک ہو۔ جملہ اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مذکورہ بالا پرچہ اور رسالہ 'سادہ زندگی' دفتر ہذا سے مفت منگوایا جا سکتا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

دُعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم مکرم ملک فضل حق خاں صاحب گلشن اقبال کراچی خون کے دباؤ میں کمی کی وجہ سے چند دن بیمار رہ کر ۱۷ مارچ ۱۹۸۲ء بروز بدھ نو بجے شب بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے اس لئے اگلے روز ان کا تابوت مرحوم کے صاحبزادے مکرم ارشاد الحق خان صاحب و مکرم انوار الحق خان صاحب کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز فیصل آباد اور پھر وہاں سے ویگن پر شام سوا پانچ بجے ربوہ لائے۔ مرحوم کے حصہ جائیداد کا ۱/۳ سے زائد واجب الادا تھا۔ یہ ایک خطیر رقم تھی جس کی مرحوم کے سعادت مند بیٹوں نے بڑی بشاشت کے ساتھ نقد ادائیگی کر دی۔ اسطرح وصیت کی کارروائی مکمل ہونے پر نماز عشاء کے بعد مسجد مبارک کے عقب میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ازاں بعد بہشتی مقبرہ میں قطعہ ۱۴ حصہ ۵ اور قبر ۴ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی اور مرحوم کے بیٹوں سے تعزیت فرمائی نیز کراچی میں ایک لمبے عرصہ تک مرحوم کے ساتھ تعلقات اور سلسلہ کے لئے ان کی مالی قربانی کا ذکر کرنے کے بعد یہ نصیحت بھی فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نصرت و اعانت میں کوشاں رہ کر والد مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ بنیں۔

مرحوم ملک صاحب سلسلہ کی مالی نصرت و اعانت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور بڑے نڈر احمدی تھے نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ مرحوم حضرت شیخ جلال الدین صاحب مرحوم دھرم کوٹ بگا۔ (بیعت ۱۹۰۳ء) کے اکلوتے بیٹے تھے۔ تقسیم ملک سے قبل تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن رہے۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ کے تایا زاد بھائی تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہمارے گھر ضرور تشریف لاتے اور چھوٹے بڑے سبھی سے بہت پیار کرتے اور بڑی دلداری فرماتے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب و بزرگان دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں بلند مقام عطا کرے۔ آمین۔ (یوسف سلیم ملک انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے واقفیت کے لیے
بچوں کو ماہنامہ تشحیذ الاذہان پڑھنے کیلئے دیجئے
(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ اطفال کب اور کیسے؟

(شعبہ عمومی)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰ سے ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء ہفتۂ اطفال کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس ہفتہ کے سلسلہ میں شعبہ عمومی سے متعلق ہدایات پیش ہیں۔

۱۔ کم از کم ایک اجلاسِ عاملہ اور ایک اجلاسِ عام منعقد کیا جائے۔

۲۔ ۱۶ اپریل کو یومِ والدین منایا جائے اور اس سلسلہ میں جلسہ منعقد کر کے والدین اور اطفال کو اُن کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں۔ نیز بچوں میں مختلف مقابلوں کے انعامات تقسیم کئے جائیں۔ (یومِ والدین کے سلسلہ میں مزید تفصیل "لائحہ عمل" سے دیکھی جاسکتی ہے)۔

۳۔ جمعہ ۱۶ اپریل کو ہی اطفال اپنے ہاتھوں سے تیار شدہ خیمہ لگائیں اور جلسہ یوم والدین تک اُن خیموں میں رہیں۔

۴۔ ایک دفعہ "خُذُوْا جَمِیْعًا" کا پروگرام بنایا جائے

براہِ کرم ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس ہفتہ کو شایانِ شان طریق پر منائیے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے

۱۔ کوئی طفل ایسا نہ ہو جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔

۲۔ کوئی طفل ایسا نہ ہو جو کہ اپنی عمر کے لحاظ سے کسی اسکول میں داخل ہو کر مادی تعلیم حاصل نہ کر رہا ہو۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ

احمدی بچوں میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لئے سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۸۲ء کے موقعہ پر ایک انعامی مقابلہ کا انتظام کیا جائے گا۔ اوّل اور دوئم آنے والے اطفال کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے انعامی وظیفہ دیا جائے گا۔ نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ اذان و نماز۔ ۲۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرنا۔ ۳۔ پارہ نمبر ۳۰ کی کوئی سی دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔ ۴۔ اسلام کے بنیادی عقائد۔ ۵۔ جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد۔ ۶۔ قیادت ثالثہ کے بابرکت دور میں جاری ہونے والی تحریکات کا مختصر خلاصہ۔ ۷۔ "جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ" باب اوّل تا ص ۵۹ مصنفہ شیخ خورشید احمد صاحب۔ ۸۔ کلام محمود سے ۱۵ اشعار زبانی یاد کرنا۔ ۹۔ حضرت اقدس کے پانچ الہامات مع ترجمہ۔ ۱۰۔ پانچ مسلمان ممالک اور مقدس اسلامی شہروں کا مختصر تعارف۔

● اطفال ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ڈرائیور

نظارت ہذا کو اپنی ٹیوٹا وین گاڑی کے لئے تجربہ کار، لائسنس یافتہ ڈرائیور کی ضرورت ہے جسے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق تنخواہ اور ڈرائیونگ الاؤنس اور دیگر مراعات حاصل ہوں گی۔ ضرورت مند اپنے امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب کی معرفت درخواست بھجوائیں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) ربوہ)

مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۷ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں قائدین و ناظمین اطفال ابھی سے نصاب کے مطابق تیاری شروع کروادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری تعلیم۔ (مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح

فہرست وصولیات وقف جدید شائع شدہ پرچہ الفضل نمبر ۵۳ مورخہ ۷/۳/۸۲ میں

۱۔ لاہور کے بالمقابل کالم نمبر ۵ "میزان بالغان واطفال" کے نیچے غلطی سے ۲۵۲۱۰ روپے کی رقم چھپی ہے جو دراصل ۱۲۵۲۱۰ روپے ہے۔

۲۔ ڈیرہ غازیخان کے بالمقابل کالم ۳ میں "وصولی بالغاں" کے نیچے رقم ۱۳۶۰ کے آگے درجہ غلطی سے نمبر ۵ شائع ہوگیا ہے جو دراصل نمبر ۱۵ ہے

احباب کرام تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

● خاکسار کا جائیداد کے سلسلہ میں ایک مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ نیز اس سلسلہ میں بعض اور بھی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرا جائز حق مجھے دلائے اور میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ خاکسار کی صحت بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اس کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(مظفر احمد بھٹی۔ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

● مکرم ماسٹر عبدالحی صاحب شادن لنڈ کے ایک عزیز بعمر ۱۱ سال کی ٹانگ کی ہڈی کا اپریشن ہو رہا ہے احباب کرام اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ماسٹر صاحب کا لڑکا عبدالباسط امسال ایف اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(میاں اقبال احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخان)

● میرے والد محترم راجہ زین العابدین صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور پریشانیوں کو دور کرے۔

(نصراللہ خان دارالبرکات ربوہ)

● محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ پیرزادہ رشید احمد صاحب ارشد مرحوم سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ ایک ہفتہ سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ اسی طرح عزیزم پروفیسر عبدالرشید صاحب طارق ایم۔ اے کے والد محترم لاہور میں سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہارون الرشید ارشد۔ اقبال ٹاؤن لاہور)

● میرے چھوٹے بیٹے عزیز حبیب اللہ نمبردار کی بیٹی جس کی عمر ۱½ سال ہے کی ایک ٹانگ مفلوج ہوگئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اسے بغرض علاج مغربی جرمنی بھجوایا جا رہا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (رحمت بی بی بنت محمد ابراہیم کھٹانہ گجر۔ اسماعیلہ (گجرات))

امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

براہِ کرم اپنی جماعت میں سب موصیان کرام کو آگاہ کر دیا جائے کہ اُن کے لئے مالی سال گذرنے کے بعد فارم اصل آمد کو احتیاط سے خانہ پُری کر کے مرکزی دفتر کو بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ اس کی نقل اپنے متعلقہ سیکرٹری مال کو پہنچا دینی چاہیئے۔ جب تک فارم اصل آمد سال گزشتہ دفتر وصیت میں موصول نہیں ہوتا دفتر موصی کا سال گذشتہ کا حصہ آمد کا حساب بن ہی نہیں سکتا۔

فارم اصل آمد پُر کر کے نہ بھجوانا بھی وصیت کو قابلِ منسوخی بنا دیتا ہے اس لئے سب موصیان کرام کو اس بارہ میں خاص احتیاط اور مستعدی سے کام لینا چاہیئے۔

جب موصیان کرام اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کے امیدوار ہیں تو ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس میدان میں مستعدی اور چستی کا مظاہرہ کریں۔ (صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

موالشافی CMC

ذہن اور دماغ کی کیورز

● تندمزاجی۔ غصیلا پن ——— ANGER CURE
● انتشار توجہ ——— CONCENTRATION CURE
● مایوسی۔ اُداسی کے لئے ——— DESPAIR CURE
● رنج وغم۔ موت۔ فوت۔ رنج وغم کے اثرات ——— GRIEF CURE
● ہسٹیریا (باؤ گولا) اختناق الرحم ——— HYSTERIA CURE
● مالیخولیا۔ مراق۔ پاگل پن۔ جنون ——— MANIA CURE
● یادداشت کی کمزوری ——— MEMORY CURE
● ضد۔ ڈھیٹ پن۔ بال ہٹ ——— OBSTINACY CURE
● ذہنی اور اعصابی تناؤ ——— TENSION CURE
● میڈیکل سٹورز سے ۱۵/- فی کیور ہول سیل کیلئے
● کراچی صدر:۔ خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔
● لاہور:۔ بزی بی کیمسٹ ۱۸ کمرشل بلڈنگ نزد پرانی انارکلی۔
● فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار ● ملتان:۔ الطاف میڈیکل ہال صدر بازار

پرائس لسٹ۔ لٹریچر و دیگر تفصیلات مفت

کیور ہومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- صد سالہ جوبلی

خدمت درویشاں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر بیت المال (خرچ) محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر ضیافت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب، صدر مجلس کارپرداز محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، ناظر تعلیم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، ناظر امور عامہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ، پرائیوٹ سیکرٹری محترم میجر (ریٹائرڈ) حمید احمد کلیم صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے ترتیب وار اینٹیں رکھیں۔ بعد ازاں حضور نے وکلاء تحریک جدید کو اینٹیں رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ وکیل المال (اوّل) محترم چوہدری شبیر احمد صاحب، وکیل التعلیم محترم نسیم سیفی صاحب، وکیل المال (ثانی) محترم مبارک مصلح الدین صاحب اور وکیل القانون مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نے اینٹیں رکھیں۔ بعد ازاں حضور نے نمائندہ مجلس انصار اللہ کو طلب فرمایا، چنانچہ خان حبیب اللہ خان صاحب نے اینٹ رکھی۔

آخر میں حضور نے بارہ بجکر اٹھائیس منٹ پر اجتماعی دعا کروائی۔

صد سالہ جوبلی منصوبے کی یہ عمارت دو منزلہ ہوگی اور اس میں چار علیحدہ دفاتر کام کر سکیں گے ہر منزل پر دو وسیع میٹنگ ہال ہونگے۔ گراؤنڈ فلور کا مسقف رقبہ (COVERED AREA) ۳۸۵۰ مربع فٹ اور فرسٹ فلور کا مسقف رقبہ ۳۵۵۰ مربع فٹ ہے۔ اس طرح سے اس عمارت کا کل مسقف رقبہ ۷۴۰۰ مربع فٹ ہے امید ہے کہ ایک سال کے اندر اندر یہ عمارت مکمل ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

بقیہ :- اخبار احمدیہ

میرے بیٹے عزیزم مبشر احمد شہاب (مقیم نیوجرسی امریکہ) کے نکاح کا اعلان عزیزہ طاہرہ احمد بنت مکرم سید شریف احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹورنٹو کینیڈا کے ہمراہ پندرہ ہزار ڈالر حق مہر پر مکرم منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج نے مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۲ء بعد نماز جمعہ بیت العافیت ٹورنٹو میں کیا۔

عزیز خالصاحب قاضی محمد رشید صاحب مرحوم ریٹائرڈ سولین گزیٹڈ آفیسر و سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ کوئٹہ و پونا و سابق وکیل المال تحریک جدید کے پوتے اور محترم ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ کے نواسے ہیں۔ اور عزیزہ طاہرہ مکرم سید عبد الحی صاحب مرحوم آف منصوری کی پوتی اور مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم آف حیدر آباد دکن کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(مبارک احمد انصاری۔ بیت الحفیظ۔ دار الصدر غربی ربوہ)

فرانکفورٹ میں منعقدہ کتب کی بین الاقوامی نمائش میں

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی شرکت

فرانکفورٹ کو نمائشوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں بین الاقوامی نمائشیں اور تجارتی میلے بکثرت منعقد ہوتے ہیں جن میں دنیا بھر کے تجارتی ادارے اپنی مصنوعات تعارف کرانے کے لئے بکثرت شرکت کرتے ہیں۔ ان تجارتی میلوں میں سے کتب کا بین الاقوامی میلہ سب سے اہم حیثیت رکھتا ہے جس میں تجارتی ہونے کے ساتھ ساتھ ثقافتی عنصر بھی بہت نمایاں ہوتا ہے۔ موقع کی اہمیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امسال کی نمائش جو تینتیسویں سالانہ نمائش تھی میں دنیا کے ۸۶ ممالک کے ۵۱۰۰ پبلشرز نے شرکت کی اور اس میں دو لاکھ اسی ہزار پانچ صد کتب کی نمائش کی گئی جن میں سے چوراسی ہزار کتب سال کی نئی مطبوعات تھیں۔

جرمن مشن کی طرف سے اس نمائش میں شرکت تجارتی نکتہ نگاہ نہیں بلکہ تبلیغی مقصد سے کی جاتی ہے نمائش کے دوران کتب کی فروخت قانوناً ممنوع ہے۔ گو آرڈرز وصول کئے جاسکتے ہیں لیکن ہر پبلشر کو اپنی مطبوعات متعارف کرانے کے لئے مفت لٹریچر تقسیم کرنے کی اجازت ہے۔ اس اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام، اسلامی تعلیمات اور دیگر اسلامی موضوعات پر مشتمل چھوٹے چھوٹے پمفلٹ اور فولڈرز سامنے سجا دیئے جاتے ہیں تاکہ گزرنے والے افراد انہیں ملاحظہ کر کے حاصل کر لیں۔ چنانچہ درج ذیل تعارفی لٹریچر پبلک کو پیش کیا گیا۔ ۱۔ امن کا پیغام اور حرف انتباہ از حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ ۲۔ مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کی حقیقت۔ ۳۔ ہم مسلمان ہیں۔ ۴۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے نجات دہندہ از حضرت مصلح موعود۔ ۵۔ مسیح علیہ السلام کشمیر میں۔ ۶۔ پوپ کو تبلیغ اسلام۔ ۷۔ ایک عیسائی اور مسلمان میں گفتگو۔ ۸۔ احمدیت کیا ہے۔ ۹۔ جملہ کتب کے کیٹلاگ۔

اس موقع پر احمدیہ مشن جرمنی کے مطبوعات کے ادارہ اور سوئٹزرلینڈ مشن کی مشترکہ جرمن زبان میں شائع کردہ تیس سے زائد مطبوعات نمائش میں رکھی گئیں جن میں درج ذیل اس سال کی نئی مطبوعات ہیں۔

۱۔ اسلامی معاشرہ از حضرت مصلح موعود۔ ۲۔ لیرنا القرآن جرمن۔ ۳۔ اسلام بچوں کے لئے۔ احادیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم۔ ۴۔ اسلام بچوں کے لئے ــــ بلال رض

نیز تحریک جدید کے ادارہ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلیکیشنز ربوہ جو پاکستان کی واحد نمائندہ فرم کی حیثیت سے شمولیت کرتا ہے کی جملہ مطبوعات اور لنڈن مشن کے تعاون سے ان کی مطبوعات بھی اس نمائش میں پیش کی گئیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ہر روز ایک صد سے زائد افراد نے اس سٹال پر آکر کتب کا تعارف حاصل کیا۔ نیز پمفلٹس حاصل کئے۔ ہر روز بیسیوں افراد اسلام کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں گفتگو کر کے معلومات حاصل کرتے رہے۔ اس سٹال پر مندرجہ ذیل احباب نے وقت دے کر بھرپور تعاون فرمایا۔ عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب۔ عبد السمیع صاحب۔ چوہدری بشارت احمد صاحب۔ طاہر محمود کاہلوں صاحب۔

فجزاھم اللہ۔ (بشکریہ احمدیہ گزٹ شائع کردہ احمدیہ مسلم مشن مغربی جرمنی)

برائے فروخت

با موقع کمرشل پلاٹ ۵ مرلہ۔ دو رویہ سڑک واقع ماڈل ٹاؤن توسیع سکیم مناسب قیمت پر

رابطہ کیلئے

ایم ایچ بھٹی فون ۸۵۱۳۳۸ لاہور

عبد السمیع ظفر معرفت میاں میڈیکل سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ

سیکو الیکٹریکل انڈسٹریز جناح روڈ گجرات کے مایۂ ناز

CECO

• گارنٹی شدہ •

سیکو فین

پیڈسٹل اور سیلنگ ہر سائز

س :- ستھرا بناوٹ میں
ی :- یکتا خوبصورتی میں
ک :- کارکردگی لاجواب
و :- وزن میں بیمثال

مقابلتاً کم قیمت

اقبال ٹریڈرز رجسٹرڈ راجوت منزل متصل پوسٹ آفس گولبازار ربوہ ۶۴۲ P.P

احمدی طلباء اور والدین وعدہ کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کیلئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی۔ ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۱ء)

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

• مکرم مبشر احمد صاحب میرپور خاص (سندھ) کا چھوٹا بچہ بعمر ڈیڑھ ماہ پیدائشی طور پر بیمار ہے۔ اس کے دل کا نظام الٹا ہے۔ میرپور خاص کے ڈاکٹروں اور جناح ہسپتال کراچی کے ڈاکٹروں نے مرض کو لاعلاج قرار دیا ہے جس کی وجہ سے گھر کے جملہ افراد پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے بچہ کو صحت اور مفید لمبی زندگی عطا کرے آمین۔ (منیر احمد کارکن دفتر الفضل)

• مکرم چوہدری امین احمد صاحب ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ لاہور دل کے دورہ کی وجہ سے ان دنوں یو سی ایچ لاہور میں داخل ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (فیاض احمد صدر حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی)

• مکرم منور احمد صاحب (فائنڈہ الفضل ضلع نواب شاہ) کا گردے میں پتھری کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی اپریشن کیلئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

• عاجز کی دادی صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن نواب شاہ میں ہو رہا ہے خاندان حضرت اقدس بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(نذر محمد خان معتمد ضلع نواب شاہ)